40234 ـ كلاس روم كو صحيح كرنے كے ليے طالب علموں كو پيسے دينے كا كہتا اور اس كے عوض ميں انہيں شريك ہونے كے نمبر ديتا ہے

سوال

ٹيچر امتحانات سے قبل كلاس روم كى مرمت كے ليے ہم سے (30) ريال طلب كرتا ہے اور اگر مشاركت ميں نقص نہ ہو تو ہميں اس بنا پر شراكت يا امتحان كے نمبر ديتا ہے اور اس كا دعوى ہے كہ ايسا كرنا حلال ہے اور اس كى دليل يہ ديتا ہے كہ يہ نمبر پرچہ ميں نہيں ديے جاتے بلكہ آخر ميں مجموعى نمبروں ميں اضافہ ہوتا ہے، اور يہ موقع سب كے ليے ہے اس سے سب فائدہ حاصل كرسكتے ہيں، اور يہ ريال امتحانات سے قبل دينا ہونگے، اور جو طالب علم اتنے ريال دينے كى استطاعت نہيں ركھتا اس سے پيسوں ميں كمى كر دي جاتى ہے اور اور اگر تيس سے كم كيے گئے ريال بھى ادا نہ كرسكے تو اسے يہ ريال معاف كرديتا اور جس طرح تيس ريال دينے والے طلباء كو نمبر ملتے ہيں اسے بھى مليں گے، تو كيا اس كا يہ عمل صحيح ہے؟ آپ سے گزارش ہے كہ دلائل كے ساتھ تفصيلى جواب عنايت فرمائيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مدرس كو طلباء سے كچھ بھى لينے كا حق نہيں پہنچتا اگرچہ اس رقم كا مقصد كلاس روم كى مرمت وغيرہ ہى كيوں نہ ہو، كيونكہ يہ طلباء كى ذمہ دارى نہيں، بلكہ يہ ذمہ دارى تو سكول كى ہے، اور يہ مال بعض وجوہات كى بنا پر ٹيكس ميں شامل ہوتا ہے جو كہ حرام ہے، آپ ٹيكس كى حرمت كے متعلق تفصيلات كے ليے سوال نمبر (39461) كے جواب كا مطالعہ كريں.

اور پھر مشاركت كے نمبر تو طالب علم كو دوران تعليم اس كى كوشش اور جدوجہد كے ديے جاتے ہيں، نہ كہ ٹيچر يا استانى كو پيسے اور مال دينے پر، اور اسى طرح امتحان كے نمبر بھى اس كے لكھنے اور جواب دينے پر مبنى ہوتے ہيں كہ اس سے جس طرح كا جواب لكھا ہو گا اسے نمبر بھى اسى اعتبار سے مليں گے، كلاس روم كى مرمت اور اس كى سجاوٹ سے ان نمبروں كا كوئى تعلق نہيں.

لھذا استاد كا طلباء كو مال دينے كے عوض ميں نمبر دينا نظام تعليم كى مخالفت ہے، اور اس كے ساتھ لوگوں كے مالوں پر ظلم بھى ہے، اور فقير اور محتاج طلباء كا استاد كو يہ بتانا كہ سارى يا كچھ رقم ادا كرنے كى استطاعت نہيں ركھتےانہيں اس ميں حرج ہوتا ہے.

لهذا استاد کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کا خوف اور ڈر و تقوی اختیار کرتے ہوئے موجودہ نظام تعلیم کے مطابق ہر طالب علم کو اتنے ہی نمبر دے جس کا وہ مستحق ہو، اور طلباء سے کسی بھی رقم کا مطالبہ نہ کرے چاہے وہ کتنی بھی کم ہو کیوں نہ ہو.

اور مدرس کو یہ حق ہے کہ وہ طلباء کو کلاس روم کی مرمت وغیرہ یا کسی اور خیرو بھلائی کے کام کے لیے چندہ جمع کرانے پر ابھارے کیونکہ ایسا کرنا نیکی اور بھلائی کے کاموں میں تعاون ہے، اور اس میں طلاب کو خیروبھلائی کے کاموں میں مال خرچ کرنے کا عادی بنانا ہے، لیکن اس کا طالب علم کے حاصل کردہ نمبروں سے کوئي تعلق نہیں ہونا چاہیے.

واللہ اعلم .